

223764- تمتع کرنے والے نے قربانی کے عوض میں حج کے دوران تین روزے نہیں رکھے اور کمہ سے چلا گیا۔

## سوال

اس شخص کا کیا حکم ہے جو حج کی قربانی کے عوض میں رکھے جانے والے روزے عشرہ ذوالحجہ کر جانے کے بعد رکھے اور وہ سمجھتا تھا کہ : (ثَلَاثَةِ يَامٍ فِي الْحِجَّةِ) کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینے میں روزے رکھنے ہیں، وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ روزے حج کے دنوں میں رکھنے ہیں، اس شخص نے یہ تین روزے کمہ سے اپنے علاقوں میں حلپے جانے کے بعد بقیہ سات روزوں کے ساتھ رکھے ہیں، واضح رہے کہ اس نے ان روزوں کا اتنا مونخر کیا کہ حج کا مہینہ بھی ختم ہو گیا تھا۔

## پسندیدہ جواب

اول :

فقہائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حج تمتع کرنے والا شخص اگر بدی کا جانور نہ پائے تو وہ حج میں تین روزے رکھے اور سات روزے گھروپس آکر رکھے، اس کی دلیل فرمان باری تعالیٰ ہے :

(فَمَنْ لَمْ يَعْجِزْ فَصَيَّامُ ثَلَاثَةِ يَامٍ فِي الْحِجَّةِ وَسَبْطِيَّةِ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةً كَامِلَةً)

ترجمہ : پس جو شخص [قربانی] نہ پائے تو تین روزے حج کے ایام میں اور سات روزے جب تم واپس آ جاؤ، یہ مکمل دس روزے ہیں۔ [ابقرۃ: 196] انتہی  
ماخوذ از : "الموسوعۃ الفقہیۃ" (14/12-13)

دوم :

واجب ہی ہے کہ تین روزے ایام تشریین سے مونخر ہوں، اس بارے میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ایام تشریین میں تین روزے رکھنا بائز ہے، اور ایام تشریین ذوالحجہ کی 11، 12 اور 13 تاریخ کو کہتے ہیں، اسی طرح ایام تشریین سے پہلے لیکن عمرے کا احرام باندھنے کے بعد بھی رکھ سکتا ہے، یہ بھی جائز ہے کہ یہ تین روزے تسلسل کے ساتھ یا الگ الگ رکھے، لیکن ایام تشریین سے مونخر ہنہ کرے، جبکہ بقیہ سات دن اس وقت رکھے گا جب حاجی اپنے اہل خانہ میں واپس لوٹ آئے گا، یہ سات روزے بھی مسلسل یا الگ الگ رکھے جاسکتے ہیں" انتہی  
"مجموع فتاویٰ و رسائل ابن عثیمین" (24/24)

اگر حج کے تین دنوں میں روزے نہیں رکھ سکا تو اس پر ان روزوں کی قضاۓ چاہے عذر کی بنا پر روزے پھوڑے یا بغیر عذر کے، البتہ بغیر عذر کے روزے ترک کرنے پر اس نے برا عمل کیا ہے اسے اپنے اس عمل کی اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی ہو گی، اپنے کیے پر پشیان ہو اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم بھی کرے۔

وائی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام کہتے ہیں :

"اگر حج تمتع کرنے والا قربانی ذبح کرنے کی استطاعت نہ رکھے اور نہ ہی ان دنوں میں روزے رکھ پائے تو وہ بعد میں یہ روزے ضرور رکھے گا چاہے اپنے وطن واپس آکر رکھے" انتہی  
"فتاویٰ الحجۃ الدائمة" (10/410)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :  
 "جو شخص دوران حج رکھے جانے والے تین روزے بغیر عذر کے اتنے موخر کر دیتا ہے کہ حج کے ایام گزر جاتے ہیں تو کیا اس پر فدیہ لازم ہے ؟ صحیح بات یہ ہے کہ : اس پر فدیہ لازم نہیں ہے۔ البتہ بعض فتاویٰ کرام کے اس معاملے میں موقف پر تعجب ہوتا ہے کہ وہ فدیہ لازم قرار دیتے ہیں، حالانکہ اس شخص کے پاس فدیہ نہیں ہے، بلکہ اس کے پاس قربانی کی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے روزے واجب ہونے تھے! تو ہم کہتے ہیں کہ : یہ تین روزے ایام حج میں رکھنا ضروری ہیں، لیکن اگر کوئی شخص ان روزوں میں تاخیر کا شکار ہو جاتا ہے خصوصاً اگر تاخیر کسی شرعی عذر کی بنا پر ہو تو پھر وہ رمضان کی طرح ان روزوں کی بھی قضاۓ گا" انتہی  
 "الشرح المتع" (180/7)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے یہ بھی پوچھا گیا تھا :  
 "ایک شخص نے حج تمعن کیا اور نہیں میں آگ لگ گئی جس کی وجہ سے اس کا سامان اور نقدی رقم سب خاکستہ ہو گئیں تو وہ قربانی نہیں کر سکا، تو کیا اب اس پر کچھ لازم ہے ؟"

تو انہوں نے جواب دیا :

"ہمیں نہیں معلوم کہ اس بھائی نے کیا کیا ہو گا؛ روزے رکھے تھے اس نے؟ کیونکہ آگ تو آٹھ تاریخ کو لگی تھی، تو دس تاریخ آنے پر اس کے پاس پیسے نہیں ہوں گے، تو وہ روزے رکھ سکتا تھا: گیارہ، بارہ، اور تیرہ تاریخ کے، نیز جب اپنے گھر واپس آتا تو بقیہ سات روزے رکھ سکتا تھا؛ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے :  
 [فَمَنْ تَعْلَمَ بِالنَّعْرُوقَ الْيَمِينَ فَمَا أَنْتَ مِنْ أَشْهَدَ لِمَنْ يَعْلَمُ فَسَيَأْمُلُهُمْ هَذَا وَإِنْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا يَعْلَمُ فِي الْأَنْجَوْ وَسَبِيلِهِ إِذَا رَجَعُوا]. [البقرة: 196]

ترجمہ : پس جو شخص عمرے کے ساتھ حج کافانہ بھی اٹھائے تو وہ یہ سر قربانی کر دے اور جو نہ پائے تو تین روزے حج کے ایام میں اور سات روزے جب تم واپس آجائے۔  
 "[البقرة: 196]"

لہذا جب اس نے ایسا نہیں کیا تو اب اللہ کے حضور توبہ کرے اور گھر جا کر دس روزے رکھے، تین قضاۓ کے طور پر اور سات ادا کے طور پر۔"

انتہی از مجموع فتاویٰ و رسائل ابن عثیمین" (208/22)

اسی طرح داعی فتویٰ کمیٹی کے عملاء کرام سے پوچھا گیا :

"میں نے کئی سال پہلے فریضہ حج ادا کیا تھا لیکن میں نے عید کے دن قربانی نہیں کی تھی؛ کیونکہ میرے پاس پیسے تحوڑے تھے، تو مجھے کہا گیا کہ : میں ایام حج میں تین روزے رکھوں گا اور سات روزے اپنے وطن واپس جانے کے بعد رکھوں گا، لیکن میں اس بات کو بھول گیا اور حج کے ایام میں تین روزے نہیں رکھ سکا، اسی طرح واپس آ کر بھی میں نے سات روزے نہیں رکھے، تواب کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاۓ خیر سے نوازے۔"

تو انہوں نے جواب دیا کہ :

"اگر آپ نے حج اور عمرہ دونوں اٹھے کئے تھے [یعنی حج تمعن یا قران کیا تھا] تو آپ پر اپنے علاقے میں دس روزے رکھنا واجب ہے۔" انتہی  
 "فتاویٰ الجمیع الدائمة" (388/11)

اب چونکہ آپ نے دس روزے رکھ لیے ہیں تو اس طرح آپ نے اپنے ذمہ دس روزے چکا دیئے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عبادات قبول فرمائے۔

واللہ عالم۔